

بسم الله الرحمن الرحيم  
الحمد لله الذي جعل في كل شيء  
دروسا لمن يتفكر في خلقه  
ويعلم ان كل شيء خلق له  
وكل شيء خلق له  
وكل شيء خلق له

بسم الله الرحمن الرحيم  
الحمد لله الذي جعل في كل شيء  
دروسا لمن يتفكر في خلقه  
ويعلم ان كل شيء خلق له  
وكل شيء خلق له  
وكل شيء خلق له



از قلم استاد محمدان زین العابدین  
والمعتمد بالله العلي بن ابي طالب  
والمعتمد بالله العلي بن ابي طالب

والمعتمد بالله العلي بن ابي طالب  
والمعتمد بالله العلي بن ابي طالب  
والمعتمد بالله العلي بن ابي طالب



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

این قیوم مضمون بس اوستی و مختار کا  
 بر پیر سی کیا اوستی بی اعلیٰ مرتبه  
 مصحف اوستی بی کیا از لطف تقنین  
 مسجدین تعمیر اوستی بی کمالین زمین  
 فرض مرتب گردیا اوستی بی فزولونیا  
 قدرت نفسی بی نیلنی اوستی ارض و سما

جو کسی رزاق ساری مومن مختار کا  
 دین دنیا من جناب احمد مختار کا  
 پھر دیادل پیر اکثر خافض و ہتھیار کا  
 حکم اوستی ہی دیا بتجانو کی سہار کا  
 وقت اوستی ہی تباہانہ از ان افعال کا  
 ہی ہی پیدا کنند ہر عمل و ہر خار کا

راست دن ایسکی کیا کرای معین تو بندگی

اختیار اسکوی ہو گا حشرین کار کا

بر طرف ای تجھ نور شید وین تیرا

اروشن ہی آسہنی لی آرزین تیرا

<p>تراجی فلک پر روح الامین تیرا          سی اب مقام دایم خلد برین تیرا          اصحاب میں ہی الہی شریعتیں تیرا          جن دلشہ جھانج میں ستائیں تیرا          کون مکان میں سب سے اول تیرا</p>	<p>واقف کس کو اس شانیں ہمیشہ          تیری کیا کروں میں تم شاہ دو جہاں          عثمان اور ابو بکر اور عمر اور علی یہ          خورشید ماہہ وانجم خورد پری لایک          ساری پیڑوں میں رہتے تو ای تیرا</p>
--	---

	<p>ی شاہ اس جہاں میں          بکترین تیرا</p>	<p>ی          نازنگے تیرے</p>	
--	---	-----------------------------------	--

<p>ارتا ہی تھر جو رہند ہر حصہ میں تیرا          محفل میں دکھ کر کے یہ روح حسین تیرا          طاقت نہیں کہ کوئی ہو مکتبہ میں تیرا          تحسین جوان ہی الہی فغفور صمد تیرا</p>	<p>دیکھ جا ہی حسن شایا ہی نازین تیرا          خود شمع منقل ہو کر لیتی ہی ملی سزا          شرمندہ خورد میں گو تجھ سے لیتا یہ          ناز واد اس تیری خوش ہو گمان دلیر</p>
---	---

	<p>بھر خدا ضم تو اس طرف ہے نظر اب          کر لطف سے کسی یہ بندہ معین تیرا</p>		
--	--	--	--

<p>دار فانی سی اب مجھی کیا تیرا          داغ نزلق دلیر میں نازم سے لگا</p>	<p>بجز عدم میں جکودہ کلفا مہ گیا          یاد میں من را تو کور دردی اشکر</p>
--	--

سرخ شمع رویه و از ترشاش تنگین  
سپید بچمن بن سفیدی کسی بن جان

چپ عالم خراب سی و دو نام مد گیا  
بس گلشن جان تنی لارا ام شہ گیا

اوس دسر باسی بوئیے لاقات ای معین  
روز قیام یہ کہ سے پیغام کہ گیا

سب چمن بن سیر کو وہ غیرت گل جان گیا  
گل گل مشین ضم کے دیکر اوس دم  
زلف اپنی کا بچا ایگاہہ جیتا و حال  
ہو تھا منہ کو چیا ایگاہہ جیتا سیر  
ہم شراب عشق اوسکی پیکی سے  
بہرین اوس گلے بہی ہی ہماری چشم

تعامت اوسکا دیکر ہوش سر و بال گل جان گیا  
نادر دلی سپر ہو قراں سبن جان گیا  
ماشوق نکا مرغ دل بس مشن سبن جان گیا  
دل پر اک عشاق کا لطف عدم دوزن جان گیا  
مرے دم تک ہی نہیں ہونے شل جان گیا  
داسن عیسا اب اپنا اشک سی جان گیا

بیک چاہے سی لگالیو یگا بس کو ماہ رو  
عقدہ فرقت اوسیدم ای معین کہن جان گیا

جب جو آنکوش سی اپنی ضم ہونی لگا  
شاو تھی جیسی کہ ہم اوس ہر روز دھن  
اس تیری دینی ہی اوس کے کلام

تہہ دن ملک عدم کو اپنا دم ہونی لگا  
وہیسی فرقت کا اوسکی ہکو غم ہونی لگا  
صفوہ دوران پر خوبین رقم ہونی لگا

<p>ہو گئی بالافلک تیرے دم جو فانی گلشن بہتی سی انیادم عدم سو فانی لگا</p>	<p>حیف کہ جس کی تازہ کو سپر اور زمین پہلے میں اور سن قامت شمشاد ایدو ستو</p>
<p>کیا بلا ہی کہ اب دو نو نہی کم سو فانی لگا</p>	<p>بہت تباہ عاشق ہیں اور کشتش معشوق ہیں</p>

<p>ای معین الدین شہرہ شاعری تیر نکاب وہرین ملک عرب سی تا عجم بوسینے لگا</p>	
---	--

<p>ادسکو ہی ہری جذبہ تیرے چہرے دل لے تین ہی زلف گرہ گہرے لہجے</p>	<p>جھلو تو بخش سی بت پرینے کچھ اسو سٹہ کیا تہن میں اب سچ پاپی</p>
<p>نالہ جو کہیں پھر سی دلگیر نے لہجے افسوس کہ اس عشق کی تیرے نہ کچھ</p>	<p>تو بلا تکی شوق منگی طبع ارض دسا یو کہیے جوش وارہہ منصوب جملو</p>

<p>وہیل ملا خود بخود اگر معین مہی جندم کہ ایسی قادر تقدیر نے کچھ</p>	
--	--

<p>شرمندہ ہو کی سرور میں سی نکل گیا جل آتش جب میں وطن سی نکل گیا</p>	<p>وصف تو صنم جو دین سی نکل گیا کہ لطف اور سی نہ پکیا تب ہر اک</p>
<p>غیر سی اصل ملک میں ہی نکل گیا آہو ہر ایک دشت ختن سی نکل گیا</p>	<p>ہر کو کو دیکھو اس گل رعنا کی ہر سرخ بہت سی لہ آئی ختن میں تو رشک</p>

ہوتے آرزو میں یہاں تک آتے  
خصلت ہو پاماری جو نکالتو ہو خجل

سلطان روح کشور میں سی  
ہر عضو میں تار کھینچتی نکل گیا

کہتی ربوں میں شعر کا کہنا ہے  
اپنا تو نقص طبع سخن سی نکل گیا

چچ کہانے کا جو دلکو خود بنا تار بنا  
ساتھ میری کے وفا کیسے روڑی ہوئی دسترو  
نوک اوس گل فی نکالی ہر مزہ کی خاطر  
مجھ کو وہ مانی لگا ہر دم تصور میں نظر  
حاکم مطلق کر گیا دین میں جو منصفی  
عشق میں کر آیا تہا نہ بسکی میں مشا

کیا اسی زلف سے تم سی سلسلہ جاتا رہا  
اور مجھی کب ہو جائیگا گل جاتا رہا  
جیکے میری پاؤں نکالتا ہے بلداں رہا  
دور اور نزدیک کا نہت فاصلہ جاتا رہا  
گو یہاں دنیا میں میرا فیصلہ جاتا رہا  
حیف ہو سکی جس طرح تار کا فخر جاتا رہا

وح کرے غیر حق اہل دل کے کچھ نہیں  
ای معین کیونکر کہ مقدمہ وصل جاتا رہا

### عزل مراد

ادب سے زری خوش سی پنچہ دین  
شکست گنجان ہو سسی سا کھتر نام سی

بانگ آہی خوشی ہو مراد اور سر میں  
دکھو تہا سب مراد شکست و نام سی مراد مراد

صدائے کتب تمام فریاد و بلایاں	جزیری سی سحرهای برنده از قمار
برو که شرتو شادان تی آرزو دهین	موزن تیری اور پنجه نکین کار باغین

سوز برفانی تیری رشک ز جور و بریه و لعین الشش تیری  
 ایکی تو اور دکهادی بچی صورت کو در ای معین بکوه فدا

## غزل ستراد

ایک درد شدہ میں اور دلکھ خیراں بھی	ہی میرا توتھ کو پہ جانا میں، تجھی نصاں
شاید ہو کر کے دہن جانا ہی چہ گز کہ نہیں	آہ بستی بندوق وہ کو پہ تتر کرے میں نظر
صاف کہتی ہیں بان دیکھو ایسی سنگاری	پہر و پوتا گوی بھر کشیدہ محوار گاہ کو پڑیں
دماغ ترقی کا ایسی گشت مستی میں درازم	دایاں اس کو ہوشی جو آگاہ ہوا شش فریاد

یہ جہاں بھی جاؤ

تو

جو گلوز بونوشی بزم نایب با ساز کہیں کا دنی اسکو ای میں  
 اہل محفل کے کہیں آفرین تحسین وہیں غنچہ دلکو کہتا

ایسی آپ لا بھرتی واصل ہوتا	جذب میرا اگر اوس پارہ کال ہوتا
کبھی بے پیغمبر گزرتہ وہ عالم ہوتا	ششائی کا خیال اسکو اگر ہوتا کبھی
کر کے دریافت اگر کرنا تو عادل ہوتا	تج جہاں سی بھی تکرانہ تکرانہ
ہو ناگرمین سمجھا تو نہ حاصل ہوتا	سختیاں عشق میں کوسنت کی انہاں

فلکونین سی آزاد معین ہوتا میں	طاعت حق سی جو ایک دم ہی نہ غافل ہوتا
-------------------------------	--------------------------------------

تو یقین ہی سرد میرے قبر پر جم جائیگا جو نہ اوس رشک بری کسراگ کا جاہلگا زلف کا اوسکی دلاجبت نہیں خیم جاہلگا چشم سی بری اگر قطرہ کہیں تبم جاہلگا	باو تو رشک گل میں گر نکل دم جاہلگا روح قائم تب ریگی قالب سکین جان اپنی میں ریگا حسی افزون اشک یزان یاد میں اوسکی ہون بوز
---	---

پو گیا اصل معین الہدین جو اوسی تو خیر ورنہ دشت شد کو آہوی جان رم جاہلگا	
--	--

اور جان فدا کرنے کا ہی کلام ہمارا سب پوش عقل و طاقت دارام ہمارا پر حیف وہ بت ہوتا نہیں رام ہمارا بے حکم تو خیال ہے یہ خام ہمارا	عاشق جسی کہتی ہیں وہ ہی نام ہمارا دندہ نگہ لڑتے ہی ملی گیا دہنم اور ہو گو خرافے تو کیا بس میں ہمارا دگت اوسے پو کے چو اچا میں ہم
--	---

آجا وہی شبنم میں تو دکھ سمع رو لیکن گر جاہلکاشت ای معین از بام ہمارا	
---	--

تو وہ کہی بجا سیر نہیں ہوتا	میں اوسپہ دستو عاشق اگر نہیں ہوتا
-----------------------------	-----------------------------------



فراق کہو سی ہستی ہی شام غم مجھ پر  
 خیال آئی جب اس کی تیج ابرو کا  
 نشان کی طرح کیا چاک دل جدا ہی ہے  
 کشش میں مجھ کو نہیں کیسے چارہ تجھ سے  
 جگہ سی ٹل کے لگتا رہ کر تھے ہی مال

اسی بسبب تو وقت میری نہیں رہتا  
 تو اب سکھری میری گردن پہ نہیں رہتا  
 الہی جہ پید ہی وصل غم نہیں جہا  
 غضب کہ جذب میرا کارگر نہیں رہتا  
 یہ جیغ ہی کہ کچھ اس سپہرا نہیں رہتا

کوئی نہیں کہہ ہی اوستی ای معین جاگر  
 کہ غصہ دلبر دیکو اس قدر نہیں ہوتا

انگی لگا اوس شمع کے آئند نہوتا  
 لگتی کہیں ابرو تو تیر نظر اوس کی  
 عاشق بنو ہوا میں دلا اوس میں پر  
 کچھ گردش افلاک کا کو گمانہ گلزار

پھر ان کہے آئند ہر آئند نہوتا  
 اس ناز کے کشتہ کا اگر سینہ نہوتا  
 تو مجھ سی دقتوں کو کہی کہ نہوتا  
 جو میرا کہی عشق یہ دیر نہ نہوتا

ہوتا نہ اگر وہ سسل میں آدیشہ فرقت  
 میں آئی معین الدین سے اس پر نہوتا

جب ہوا دوستو طالت میں اوس عشق چوہ کا  
 اوسی انداز و نسی اتنا ہی دفا واری

تو یہ میری میں کلمہ ہوا تسی دوسکا  
 ذوق جسطرح ہر ایک عمل میں ہر گھنٹہ کا

رخزگریش میں یزید کو کین کرنا  
دھبے پیرسی کچھ ہر نہیں بکھنال  
دیکھ پانہیں اور ہی ہر ہی سستی  
زلف اسکی میں نشانہ ہو تو ہر کر کھا

کیا بھلا منہ ہی رقبہ سیدھا ہوگا  
مجاوہ سپر ہی کہی رہتا نہیں کیسوکا  
شوق کیوں آہنہ دل کو ہی اوسکی ہوگا  
بجز اوسکی زیادہ ہی مجھی برسوکا

بندگی حق کے کی حسنی جوانی میں معین  
تم بالقد تو وہ شخص نہایت چوکا

رماند میں اگر تم نہ ہوتے اسی حسین  
جو ہم مظلوم تم ظالم ہوتے تو پری بکر  
بصحن ارض گر ہوتے ہم گران تم خدا  
اگر ہوتے ہم عاشق نہ ہوتے یا اگر تم

تو عسق جس سے مطلق نہ ہوتا بالیقین  
نہ ضرور جو رکا ہوتا شان پرگز کہیں  
کیسے ہوتا نہ آبرو برق پر رخ برین  
کہیں جذب کشش ہوتا حقیقت میں

معین میں ہوتے جان بازی تم میں جو قادر  
تراج و طبع کو ہوتا نہ کوئی جسم نہیں پیدا

### عشر بصفت

بہرہ سہی جیکر نگری باہ تالبن گرا  
ہر دین دیکھش ہوا جس دم ہر دہرا

حالی کفار و نکاحر سہی پون بوجا  
دیکھ کر تاپش نراک کفار تو زان بوجا

عمم حضرت فی کیا جب پیر بر تو رہت	دات و ترائی میں نیک کریران پر کیا
یان تلک عبشہ دین پر گنا کفار پر	خود خود دوسی بران کا مہر مسکلا ہوا

ن	ایک لیلی حرف ہر مصرع کے سر سے ہی معین
	نام فیاض زمان کا سب نمایاں ہو گیا

شہر مندہ سر وقامت دلدار نے کیا	یا قوت زرو احد شکر بار نے کیا
ظاہر سی اوسکی کہ نہیں سکنا ہوں	مجھ کو تو قتل ابروی خم واپس ہی کیا
ہالم شباب کے میں مجھی آہ یہے وصال	یازد ضعیف ہرستم گار نے کیا
نارسی کری دو نگار میں زلفک کہ شوق	ابھی نہ لطف گریت خونخوار فی کیا
لیک لکھی جو کہول کے تیغ بی کاوار	دیکھو لگا مجھ پر جب گہری تعمیر کیا

یون حرف میں فی ہر مصرع لیا ایک	
نہ یقین جو قوم و نام مرا	یار نے کیا

مجھی حیف ہے اوس کا دلانہ وہ عشق را نہ وہ	دوینا ک میں نہا کو مفت مارہ وہن نہ وہ
میری ناز کا ذکر کر تا کوئی نہیں ان سے کہی	بہلا ہوں وہ نہا را نہ وہن نہ وہ
بر انداز اسی تہا کہ جو میں سے نہ تہا	دیار شک سے جیکر جلا نہ وہ عشق را نہ وہ
کبھی ہوتا ہوا دل جو اسی پر او جو کے کر دیتے	گر اسی میرہ کہ کیا باہر نہ وہن نہ وہ

راخصین ملک... شوق دی بندہ معین

عزل بصفت

براک طرح مجہ پر جفا کیجی + گا +
اس اکتیدہ پستی رنگ ہر + ان +
ہم آغوش ہو جائی پر نہ آپ + آب +
جو مر جاؤں امید میں تو برا + گدہ +
گر کچھ تو صاحب وفا کیجی + گا +
مقل وصل سی گری صفا کیجی + گا +
مجھی زندگی کسی خفا کیجی + گا +
ذانسوس ہے در تھا کیجی + گا +

کہی گو کہ شعرا س عزل میں میں کم + تر +
انہی پر معین اکتفا کیجی + گا +

دم سیر جہنم یوں بگوا ای غنچہ دیان بانڈنا
خطا اتنی ہوئی بس ای بیک فلن مجھو
تیرا وصف اور تیری گہر کے یوں گہی صفت
دہن چلی گئی تواری میری ہر برای تال
ریخ رنگیں کو گل اور قد کو ہر دوستان بانڈنا
تیری شکران کو بانڈنا تیرا ہر دو کو مان بانڈنا
تجھی رشک پر رشک م تیرا مکان بانڈنا
تصور مجھ پر شیراہ کا جہان بانڈنا

معین خستہ دل کو خوش نشان ہی گاہی
کر کسی کے ہونے کتا را ای جان جان بانڈنا

دسل تیرا جبکہ ای دلدار کم ہو جائیگا
بیمجہی اپنی عین دشوار کم ہو جائیگا

<p>یا در کشتا خوب دل میں تیرا سین گر کیا اقرار پڑا تو رہوے کا سبب کوی لیو گیا نہ جس تیری مہکتے</p>	<p>ہو جب لطف اپنا پار کم ہو جائیگا کیسے انکار سی نکار کم ہو جائیگا جب ہماری عشق کا بازار کم ہو جائیگا</p>	
<p>لا</p>	<p>جو نگار نگار پر دو معین الدین سی یہ سبھیلنا تیرا بقدر کم ہو جائیگا</p>	<p>پتہ</p>
<p>یہ پائی اسلی جاتی ہن ہم گلزار کے جانب یکایک ہو گیا وہ قتل ایک عت میں جہر کر آتش حضرت میں خاک تر کیا تو کہیں اغیار لفظ لاف چاہی سب طرح ہوتے خیال آتا ہی ہر لحظہ جو اسکی ترہ کا ہکو کہی تو کچھ چاہی ہکو وصل شوح گلگلی طرف</p>	<p>کہ لجا دی صبا ہکو اور ادا لدا کے جانب ذرا جسنی جو دیکھا ابروی ہم دیکھا گئی جب زلف کی دو بانہ آتا آتے کے جانب گو طاق ہی کیا ادکھی کہ دیکھتے تیرے ہوا شید مغالب دل بہا دار جانب کہی افسوس فرقت کیتی ہی جانب</p>	
<p>لا</p>	<p>خدا تو ای معین واحد پر ہوتی میں مہو مسلمان نور کے جانب یہودی پار کے جانب</p>	<p>پتہ</p>
<p>آنکھ میں نہ آیا جو دلبر تمام رات اوسس مہر کے انتظار میں عورت</p>	<p>نشتہ چیا کی گیلہ پر تمام رات اکتار میں صبح تک اتر تمام رات</p>	

<p>ایزہ یکے طرح رہا ششہ تمام رات اک لفظ کو ہی دہ پری پیکر تمام رات</p>	<p>عینہ و عیبہ پایا ایک دن اس شوخ کا تو میں میری زبانم دلسی اور تباہی نواب میں</p>	
	<p>ستادہ بیخبری نہر گر کلبہ معین مین آہ و نالی کرتا ہوں اکثر تمام رات</p>	
<p>کہتا ہی یوں تیرا ہی انا عبت عاشقی کے امر میں انا عبت پھر تو گھر میں اڑتا ہے لانا عبت برستی کا ہی ہی گانا عبت</p>	<p>ابھی اسکی گہریر ابلانا عبت میں فی گنا حضرت دل آپکا جو کوئی جو ترے کے حالت میں آہ شرع میں جب منع ہی تو لا کلام</p>	
	<p>بانہ ہی میں سی گئی جوشی نکل ہی معین اسکا ہی پھر پانا عبت</p>	
<p>دار کرتا ہی کوئی جس طرح تنوار کا آج قتل ہو جائیگا ناقہ کسی عجز کا آج اسکی تیرے ہر دشت میں ہر خاک کا اکوسی ہر اپنی دل جان ال انکار کا آج ہر کسی طرح کسی دل خوشیت جو خاک کا</p>	<p>سکھو آتے ہی خیال بردی دلدار کا آج سنستی میں چشم میں آب اسنی لگایا دشت عجزی اور پای بر پونہ میں ہم ایک ہر کسی کو غرض ہر نظر کے پوسلے قتل ہو جائی میں ہر چین ہم اپنی بارو</p>	

یہاں خوش نامی میں نہ آیاہ گل | خوش ہوا ہو گا کر دل کی اعیاں طبع

بچ کہا ای معین جو تو پاپی شاید  
اسد تجسی ہوا کاکل مدار کا آج

غم کار ناؤ و گونگ کرینا بیا نا بسطرح  
بسپ کاغز کو ہی دنیا کہا کس دن کا  
اب کیوں گونگ موافق ہی زانا بسطرح  
یہ سبھی جو تک پتھر میں لگانا بسطرح  
آینہ انیسویس اپنی گود کہا نا بسطرح  
گو یا ہر مظلوم پر ہی موت لانا بسطرح  
اپنی ادب ہی خلافت کا نبی بسطرح  
ہی جو ای کا نہیں اوکلی شہ کا نا بسطرح

خوش دہر و گونگیت یخون بیل بسطرح  
بخشنا ناؤ انکو جاگیر و ان بسطرح  
آگے اشرافو کو تہا حاصل و نا بسطرح  
فیض پانی محال اہل دوزخ سی بسطرح  
شعر نرینا بسطرح ہی بڑے سبھی کے رو  
حاکم ظالم کو کرناویس کے من سی  
گر شیر اپی میں کری کوئی جو انو کسی کام  
ہو وصال ماسخ مشوق کا کیا اعتبار

علم کے تقیر کرنا ای معین بچ علم سی  
اسطرح سی ہی کہ نغز اپنا پکانا بسطرح

اور دوسری یکجہ مری پاس نہیں  
پر دصل کے کہ جب تیری پاس نہیں

اول تو محبت کا تجھی میں نہیں شوخ  
ہر چند کہ جو جاوی جدا مجھ سی اگر تو

<p>دوسرے نعلی خواہ کہی ایک ہی تیرا تو ہی تو فرح لطف سی دی گئے</p>	<p>ملنی کے گراؤ کی بھی کہیں شوخ قائل نصیب کا یہ میری طاس نہیں شوخ</p>
<p>رہ فی دی آہ کچھ تو نثار معین کے نفس کیا کات فی کو غم کا تیری داس نہیں شوخ</p>	
<p>یہ تیرا تم کوں کرای با لقا میری جس طرح ہوتی ہن قرآن تیرا دہر ہم چاہتی دوسہ پھیلا تو خفا ہی ہم تیری کو پدین بڑنگی ہم اگر کو بچار لیتی میں ہم تیری کمال کے بلا میں طرح ہجر میں تیری جو ہر جا نگلی تو عرق</p>	<p>کون او تھا وہ نگا تیری جو رد جفا میری اس طرح کوئی نہ ہو دیکھا فدائیری بعد ہو گا عیرون پہ نہ اس طرح خفا میری اوس کو بھی دیکھی صبا دانسی ژا میری کون یوں لیگا بلا زلف و دیا میری ہر گہری خیف سکا او شہ گئی صدا میری بعد</p>
<p>فاتحہ پڑھی تو قبر معین پر آیا کیا ضم ہمسی ہی کوئی خطا میری بعد</p>	
<p>سگاری جو سن گئی وہ یاز کاغذ کہوں میں اوس کی کہ خط صدا اگر تلو خواہش ہو شام یکا تو</p>	<p>خجالت سی ہونہ روز یکبار کاغذ سلا تا بعد کچھ نہ تھا ر کاغذ پہت سسی میں بکتی لہر کار کاغذ</p>



آب زلال کاسپری تصویر جانان  
آمین که بجای خبر دار کاغذ

دوات دلم نے کیا ای معین ہی

یہ بنا حق سپید اور انکار کاغذ

تیری رخ کی دیکھی شعاع گزشتہ پہ چاک  
گر کبھی مجھ کبھی تیرے کو نغز باسکی نار  
میری دلین تیرا ہی مکان میں آدیکہ جان  
پری شیشین میں پر مٹی شکت تو ابھی

یقین سر سر یقین سر یقین سر یقین سر  
کہیں خبر پر کہیں خبر پر کہیں خبر پر  
تہیں ڈور ڈور نہیں دور نہیں دور نہیں دور  
حسین چور حسین چور حسین چور حسین

ہو وہی حاصل اسکو یہ دنیا شے ہی کیا کڑی روز

معین ڈورگر معین ڈورگر معین ڈورگر معین ڈورگر

اوس پری پیکر کو آئی جب تیسر  
جان تارون پر کرین جیا نطلہ  
عشق میری لیگیا پہلی تو عقل  
فرق ناسنا و نسیا میں روز

میری وصل و جبر میں یکے تب تیز  
دلہر و گنو ایسی وی یارب تیز  
حسن نے سچی سچی کہوی تیسر  
گو کہ ہے پر چاہی دور شب تیز

لگتی ہی پوسر بولا شوخ وہ

ای معین ابوگی ہو گوب تیز

پلن تو اجا میری پر سے رو پاس	وان را بغیر کے پیت تو پاس
چاہی جسکو تو قتل کر ڈالے	رہتی ہر دم سے تیخ ابرو پاس
جکو تیرا تو ہی لحاظ بہت	تجو لیکن نہیں سر مو پاس
گیا اہلیل کا بس دماغ مہک	ہیگی شاید کہ گل کے خوشبو پاس

دولت	ای عین عشق جس جو کہ بنوں
	کیوں مسلمان جاوی بندو پاس

ہکو تیری ہی ای حسین خواہش	کچھ جلدی تجھی نہیں خواہش
چاہی جس طرح کر تو جو دستم	لیکہ جانی کیے ہی کہیں خواہش
پاس کہا گور ہے تو ہمسی دور	تو ہی ہو گئے نہ کم یقین خواہش
دیکھتی ہم تجھی بن تو افزون	ہوتے ہی اسی ہی دہن خواہش

دولت	خواہ کر قتل خواہ رکھہ زندہ
	پر رکینگی تیری عین پنجہش

آفت ہی تیرا ای صنم رشک ہر قص	کرتا ہی شو کہ دن ہی بن دل میرا چور قص
اواز گنگرؤن کی تو گھر دیتی ہی دراز	اور قالتا ہی صبر میں میرے فتور قص
دبتا ہی آہ دامن پشوا زگر کہیں	کسبھی ہی میرا نفس سے قصور قص

گاہا ہی جب تو شوح تو اس مٹی کثیر  
تو دیک آگے لیتا ہی توڑے تو جب گھر  
ہم پیشہ کا تو اور تابی ہر مال گت پرنگ

جان بخش تابی رائ تیر اور سور  
بزم و اس سی جی کر تابی دور  
رنجک تیری پر اور بر تابی نور قص

# ایلاف

نا خوش نہو تو کہنی معین کسی یان تو خیر  
پر دان خراب تجکو کر یگا ضرور قص

یا الہی ہی جی اتو سی ارمان غرض  
جو نہی ہی اوس سی ہوجان یکایک نرف  
رات و دن مشغول ہو کر یاد سیرین  
زور و زربے مدعا ہو گر مھر غرور  
جو کہ نیکی اور ہر مجرمین ہوں او کو کر جان  
واجبی میں تو کسیدت سے چپکے میری لنگہ  
استقدردی تندرستی اور نیگری کہ غم  
تا بعین کر جگو اپنی بندگان خاص کا  
حکستار دی جی جی میں کہ تہور او تو غم  
دم بدم پرتا ہوں مگر محو کا بول

جان اپنی راہ میں سیر گردن فرمان  
انہر مشکل ہی ہو تو سمجھوں اوس  
اشک سی دہو یا گردن میں  
ہو پونج عجزین میر کہی تابان غرض  
اور بدی و عین کی دی لطف سی پیا  
پر نہ بے داجب کے سی ہوں بل فرمان  
ہو دی طی اور ہونوشی کا فوہ بنو دان  
اور ہر دسی پر تیری ہر دم ہر ازان  
سرکشی بے لیکہ سین میں نصیحت  
جسکے باعث سی ہی قلم ہر ایلان

غرض  
نہ غرض  
نہ غرض  
غرض  
غرض  
غرض  
غرض  
غرض  
غرض  
غرض

بسیار است و در بعضی جاها  
 در بعضی جاها زیاده ده جوز پخته  
 بخشا عشره من آذنی سی مخلوط  
 دنیاد و درسی آن کراجهی حبیب  
 بر طرح نوزین من رکینا شرم و آرد

ادویه در بعضی جاها که بهر وقت  
 با کمر سبیل او کوهی جادو از ترکیب  
 تا خون شرمنده میں مشین روی نیگان  
 بود حاصل آتیری دیدار سی مران  
 حد سی افزون ہی ہی جبهه پسران

ایف

کرم معین کے لیے غزل در گاہ اپنی میں قبول  
 کیونکہ سب دلائل لیکن میں حکیم نادان

پس اوستی نہ پختا کر خط  
 مخلو نو کر جو آب کشتی میں  
 پڑتای وہ نہیں سمجھ کر شتر  
 میں نے مضمون کہا تیار کیا

اگیا نہ تو تکت کا پھر کر خط  
 لکھی خواہ کا ابھی سے خط  
 پر میں لکھتا گن نظم میں خط  
 ہو گیا بود لکھتین تر خط

ایف

بہی اوستی نہ پھر جو اب  
 شکوہ لکھتا معین نہ خط

بہر سی ہوگی بخدا ای صنم لھا  
 از اس پر بخدا ہی برسی تو ستر خط

کرتے ہیں جو تیرا کلام سن لھا  
 تو تم کیسا ہی کرین اک قسم لھا

پانچویں تہی رب گرتوہ سہن این وگا سارا کو تو پہلا ہرسی شمع ر	مشک کسے زراتیرا بین لکرم غا کراب پتی من رذخا سیک قسم غا	
لیلو	اور ونسی چابی بھی شرم ہیماہت لیکن معین سی یاد کیا کرتو کم لوی	چپ
ہونوی بدستہ کی ای جان طمع + گوہو ہرسی تو ہم آغوشش لیکر خود بخود ذلت وہ پاتا ہے عام میں جو عاشق دہ تو معشوقن ہی کے	دی جو تو ہو جادی کم میدان طمع ہم تو رکھتی ہن تیری جانان طمع ہوتے ہی جب کونکے پیمان طمع عسیرت رکھتی ہن کیان طمع	
لیلو	ای معین وانا تو رکھتی کچھ نہیں رکھتی ہن لیکن بیت نادان طمع	چپ
پائیں پیر تری ای سنگر تیج لیکن ہون کے قتل کرنے میں خوف اللہ کا تو کہہ قاتل چچی ہسکو شہید کیجے تو	سچ تو بتلا چلے گے کسرتیج کانپ جاتے سنا ہی اکثر تیج بیٹے اب توڑ وال لاکرتیج پھلے ابرو کے کو مقرر تیج	
آرزو جب معین کے برآوی	سر راہی سچے تری گرتیج	

<p>گر گنجی نہ وصل تو دیکھی جواب صفا  صاحب سمنڈا زپہ اب ہو جی سوار  بتد وینگی مجھے ہو سے جواب تو  صحف تو بہ ہی قید عالم کا خطی صل</p>	<p>وقت یہ بار تو انی مجھ کو جناب صفا  سجاد تا چلو نہیں پڑ کر رکاب صفا  سو بہو تو کنی کہدانی کا ہو گا تو اب صفا  نہ وہ ان گری جیہ پڑ ہی نہ اس صفا</p>
--	--

<p>دلوز</p>	<p>کر کے جہاد در رہد ای معین  یہ کفر دور کر تو ہو ملک و آب صاف</p>	<p>بھنا</p>
-------------	--	-------------

<p>ہی ہین بی حد تیرا ای پر عشق  بس چہر گتا حسن ہی اب تک  دین دنیا کے ہین ہر کام سی  سخنیاں کر لے گوارا آپ پر</p>	<p>بچ دیتا اسی سے ہر بار عشق  بکھو کر دیتا ہی جب افکار عشق  ہای کر دیو گیا اب بیکار عشق  جس کی کو ہو اگر در کار عشق</p>
--	---

<p>دلوز</p>	<p>بادشاہ ہو گیا دہو ای معین  سب سے لیتا ہی برابر کار عشق</p>	<p>بھنا</p>
-------------	---	-------------

<p>جگ فریق جان ہی سینہ میں ادبی  تیر نگاہ کمان برد کا جگ لگی ہی سینہ  کہتا ہوں بربک قمر سی ہی بو سے نام</p>	<p>رو...  جانا ہی تب تلایر دل غالب سے تفتن ہر کر  انہر میل کردہ ظالم دیتا ہی مجھ کو ہر کر</p>
---	---

نزداد اسی جانا ہی ہر سر میں کوا	کبر سی نکل کر سین گل بہرین ہر سام و بحر
گر عاشق زار تو داسی خوش ہو کے جھکا دگر کتین	ہوتے ہی اب کی معین شہر شیر پیر کبر ک کبر ک
غم میں اپنے رولائے کت کت ہجر کا ہم اونہائے کت کت بزم میں ہم بہائے کت کت نزد زبیر جان دکھائے کت کت	آپ ہلو ستائے کت کت وصل کے آس میں صنم بہرے کت شمع سان اشک یاد کر ساقین بھکوریچ و تعب جدائے کے
کھانا	روی پر نور کو معین سی آپ دیکھنا ہے چھپائے کت کت
شعلہ عشق نے بہر کای تن زار میں آگ برق کے ماہ کے خورشید کے جن میں آہ سی حیر و حرم کے در و دیوار میں آگ آتشین نار سی دون محل اعیار میں آگ	شر حسیج دی کسی دل افکار میں آگ رخ ز ادس شوخ کے قیرت کے لگا دی آگ پاس وہ بت نہیں آتیں لگا دیں آگ شمعان بزم وہ غیر و کئی آری جیش آگ
سر	دلین آہی کہ اب سوز و رون گاہی ای معین دون میں لگا چرستگار میں آگ

دوسل میں بسنا نہر گزیر میں روتانہ دل  
 جان نذا اموقع سی کرنا اچکو کہونانہ دل  
 تو خبر دار ایدم ہی رات دن سونانہ دل  
 ببول کر حسن سونکا کہی بونانہ دل

ابھی معشوق پر عاشق کہی ہونا دل  
 خوب دہن گو کہیر لیکن نہیں کرتی فنا  
 گر تصور دلبر و نکا خواب میں تلکو بند  
 تم الفت عشق کے مرز میں تہو رایا بہت

رحمت حق سی بہر ادا میں عیسیٰ نسی نہیں  
 ای عیسیٰ کہدو کسی شی سی ادا ہونانہ دل

ایضاً

پیر

دلبر ابو کر سی ٹکری کرتے ہو ہر آن تم  
 ہاتھ میں لیتی ہو جب شہناز کا دامان تم  
 لیکر خسی آئینہ کو کرتے ہو حیران تم  
 پر خدا کے واسطہ کہا اللہ خود آرا ہاں تم  
 کیونکہ خوبے کے جاہر کے ہونے کہا تم  
 پاسکت پیری کہی ہی میری عیسیٰ ہاں تم

بزم میں رقصان تو کیا ہو پیر ہونانہ تم  
 سبکو ای رشک پر ہونایا اورنی کا گان  
 چشم دلبر سے سی کا کرتے لطیفان  
 گرچہ خون ہو جائیگا میرا بلا سی اگی  
 لعل لگا ایک ہی بند بوسہ برو عطا  
 بے بلائی آپ سی لاتی نہیں تشریف ہو

سب زبانش تمہاری آشنا یہ نزل  
 خود معین نے ہی کہی سنا لگا کر کان تم

ہجر میں کرایا چشم یار کو روستے ہیں ہم

یہ سب جو اشک اپنی عفت کہو میں ہم



<p>تخم الفت اب گشت عشق من بوی          کهن نهین بگفتی مگر یار و نهین سوتی من          جس طرح قربان اوس طنا ز پر جو من</p>	<p>او کسگو اتی او پر صبران بویانه          ناتوان اسطرح بجران فی کیا ہی چشم بگ          کوئی بودی گانه صدقه اسطرح بر سجد مومن</p>
---	---

<p>دامن آلوده عصیان کوفراق یار من          ای معین الدین بر دم اشک منی          نیت</p>	<p>دیلف</p>
---	-------------

<p>سوز فراق یار سی کبک جلا کرد          کیا من ہی آه رنج و الم سی جلا کرد          اور سر پر اپنی کیا لیا من ہی با کرد          کیا پایا دہ سنا تہ من من ہی چلا کرد</p>	<p>باوصیایں تجھی قطع یہہ جلا کرد          اوس دلزبانی سبب منی نام کام پ          خوش ہوئی ہای بہو من غیر و کو دہیز          جاوین در کاب اسکی من اختیار ہووا</p>
---	--

<p>چاتی نہین لگاتا معین کو وہ دل          تجھی شکایت اسکی کہاں کج جلا کرد</p>
---

<p>گر دہ تو خواب من صورت کو د کہا ہی          شب کو آغوش قصور من اتی ہی نہین          خون من شتاق تو چہرہ ادھی ہی          ای کجھی ہی تو نشہ چشم من لابی نہین</p>	<p>چہ تیری باہ لقا در آتی رہتی ہی نہین          ہن تو امید ملاقات ہی اندری ہی سیز          ہی ستم رشک پر جو جوج انور کا نقاب          بزم من نہ ہو جین جو ہی تیری ہی شہزاد</p>
---	--

<p>۲</p>	<p>ہی دروغ اسمین نہیں بندہ معین کو والدت بے طاقت تیری زلیست تو بہا ہی نہیں</p>
<p>توٹ سکتیں پر نہیں زلف سلسل پیران دیدسی چاہیں کہ نگلیں ہیں حال پیران یاد آویں تب اوسسی ہنسی وہ قاتل پیران پاؤسی اتبوزہ نگلیں کے بشکل پیران ہیں ہماری زلیست کہ دائد کمال پیران واسط اپنی ہونیں میرہ واہ اتدل پیران</p>	<p>بتو تو زمین ای اسیرد ہو خوش دل پیران عشق جانیان میں ہونیں بکو تو حاکم پیران جسکے ہم قیدی ہونیں وہ ہی ہوا سقم پیران تو ہما ممکن تھا انکا ابتدای عشق میں قید زلف یاری ہم جانگی کس جانک بیش نچ اور بکو ایزد غفارنی</p>
	<p>ای معین ہی تو تو کیا سب کس بنا عشقین پہن تے میں نکتہ بنا دان و عاقل پیران</p>
<p>دی بوی موسیٰ آتش کفن کچھین لطف صفا جو دیکھا اوسن سہمتن کچھین عشق پدم لاجب راہارتن کچھین رہتی تھی خوف لاکھوں ہجر دن کچھین سبے پجانی رکنا جکو غبن کچھین</p>	<p>کچھہ گیا جواک دن رشک چھین کچھین شرمندہ ہو گئے سب جوان دہر اوسم کے ترک حکم رانے دلین گد اہرانی دھل صنم سی نل تھا گوشہ چہرہ اوسو ہی التجا یہ حق ہی اس دور میں کچھین</p>

<p>کچھ کریم کو ہوی تیری دلیر سی کہ نہیں          اکب آنسو نہیں دیدہ کا ترستی تر نہیں          دعویٰ خون کردنگا سترسی کہ نہیں          لکھ لکھ اب گینہ ششدر سی در نہیں</p>	<p>شکرہ دلا سی ہی دلیر سی کہ نہیں          دامن پس دصال ہو ای فراق سی          تہو کر سی مجھ کو خشرین کیونکر جلائی گا          حیرت میں سگس پار کو گر لون مکان</p>
---	--

سچم کے بری ہی خجالت معین مگر  
 آتا ہی ہی مردم ہم سہری سر نہیں

<p>ہم ہوش کی ہوی تہدی کر آسی کہ نہیں          باوت دور و مرجان گو مر آسی کہ نہیں          غو بے یکے ولایت میں سرور آسی کہ نہیں          شک متن و سنیل عبر آسی کہ نہیں          شمشیری وہ پار و خیر آسی کہ نہیں          بہتر آسی کہ نہیں بدتر آسی کہ نہیں</p>	<p>دل لیلیا اک دم میں دلیر سی کہ نہیں          دندان دل اسکی کا کیا وصف بیان کیجے          قدر شک شہزادی رخ شل مہر تابان          زلف سیاہان کے تعریف کریں کیا ہم          کیا ابرو و شترگان کا ہم وصف کریں          وہ کلچرین غولبی مچھار ہیں اس باعث</p>
---	--

سب ہم دستم او کی جو میں معین ہم  
 ہم سخت ہوی ایسی بہتر آسی کہ نہیں

<p>یوں خفا ہو کر کہا کس طرح سی لین چھپان</p>	<p>ہسنی لین خلوت میں جب سے لہو کو لین چھپان</p>
--	---

سکھو جب اوس نازنین کی لیتی دیکھیں مجھ سے دل رانی ناز و غم سے ہی نہیں میں چھپان اس طرح کے لگتے ہیں جیسے کہ شیریں چھپان	آتش حسرت میں سوزان ہو گئی عیار کر کے مت اور خوش اور لیا خوش بعد میں کے ہی ہو لگی نہ ہم انکار
---	--

ای مجھ الہدین اوس کا یہ کیا جان  
اپنی ہی مقوم میں لنین لکھیں نہیں چھپان

ہر اک دم یاد لاکر کے ہم اشک اپنی بہاؤ بہت پہلو میں کر آئیں اوسی دم غلجہ میں اور اوس کی تکرہ میں ہم ہمیشہ ہم جھکا میں یہی کہتا ہی ایک ہم محبت آواز میں گر اب ہر جہان پیڑا ہو سنا میں تو پھر ہمارے میں خوش ہو کر نہ ہم پہنچتا	نہ وہ ہر طرف اسی نہ ہم اور طرف جانی میں پناتی حضرت دل میں جو اوس کا نام کو میں غضب سے پہلے کہ وہ کا زری عیار کا بے لب پر بحر میں دم والی اوسوں میں کیا خوش وصل اوس کی سخی جانی میں تصور میں جو وہ لکھی ہو تھی ہم
--	---

تو اچھا نہیں کسی جیاب ہم پر یہ ہے  
چھپاتا ہی وہ نہ ہمیشہ ہی ہمیشہ میں چھپا میں

یہ بات آئین میں ہی کم دیکھتی میں گر اب تو راہ عدم دیکھتی میں	شکم صاف جیاب کا ہم دیکھتی میں تو وہ خوش کہو کر کے وقت میں
---	--

<p>بجٹ دل دیا ہمنی ابھی کی بدلے نگالی ہی اختیار ارمان اوسسی لی ہن جو ہمنی تصورین بوسسی</p>	<p>بیان تک کہ بورو ستم دیکھتی ہن اور افسوس ہم رنج و غم دیکھتی ہن ولہم وہی دم بدم دیکھتی ہن</p>
	<p>یہ ہی نام ہر ایک مصرع کی سرسی فی حرف عقل اوسین کم دیکھتی ہن</p>
<p>رقص صنم ہی آج کہیں اس دیار میں پشوا زہر شوخ کا کیا وصفی کچی پہو لاشقن جو شام عزیزان میں گنیز مخلوم ہو کو پتی ہن کچھ قتل کی طور کچھ لطف ہمنی جا کنی بوسہ کینا طلب اوس گل کے کفش پا کے برابر ہن کوئی</p>	<p>شوکر سی لکڑی ہی دل بقرار میں جسکی لگا ہی رشتہ جان تار تار میں ہستی پر رنگ پان ہی مان لگا میں شاید کراچ سر مرہ لگا چشم پار میں بولی ہی تم گئی ایسی پار میں دانش اس سخن کو کہیں ہم ہزار میں</p>
	<p>جس پر وہی جو کہ دلمین نکل جاوی ای معین اوی وہ ایک دم ہی ہمار کنار میں</p>
<p>دور ہی پارسی گو تن میں بخان کتہن کسی طاقت ہی کہ پریشک کہی سینہ ہن</p>	<p>جس پر امید ہی ہم وصل کے بان کتہن ظلم کا اوسکی جو ہم سنگ گران کتہن</p>

اور ہم بحر سی تن میں نہ تو ان رکبتی میں پاؤں رکبتا ہی وہ ہچم نام رکبتی میں دل کو ہم پہلو میں ہر وقت طیان رکبتی میں ہم تو دلیں جگہ اوس یار کو یار رکبتی میں	وصل ہو تا ہی نہیں بس پہلا افسوس ایک بوت کے تمنا میں دلاج بجا پر ہجر میں اوس بیت طناز کے مثل سہل گرچہ ہمسی وہ نمبتا ہی پرورد لیکن
---	---

شعر گوئی میں ڈکا طبع ہو دی کیونکر  
ای معین ہوتو ہی درد زبان رکبتی میں

اور خوش را کسی یہ روح درد رکبتی میں ہیں جو آئندہ آئندہ کہنا رکبتی میں اور کچھ ہی نہیں ہم شوکت شان رکبتی میں کچھ نہیں بوی وفا غنچہ زبان رکبتی میں	شوق ہم دلیں سدا قصبان رکبتی میں مہر نیکیا کہی میں اوسنی سچی مثل پردانہ فدا کر نیے کو اوش پدل خوب یاد کیہ لیا باغ جھانجھ
---	--

یار دیو ی کہی بوسہ میں لکشتا یہ  
ای معین سستی جسم میں جان رکبتی میں

ہمیں اوس دم خود بخود اللہ کہا میں جب لکارو برو تو وہ کہا میں شوگر میں کتنے اوس طہار کو ایس کہا میں شوگر میں	بزم میں رقصا ہو جب سستی گام میں یک ایک اگر لگی اپنی جگر پر فریبی پارہ پارہ ہو گیا اپنا تو ہر شوگر میں دل
---	--

<p>مئل میں ہم نہ اتنی باغ جنت سی گہی      ہجو اس گلزار میں اس کوں کے ثور کرین</p>	
<p>ای معین الدین زندہ ہو گئے مر قدین ہم      یاد اوس رشک سجا کے جو امن ہو کرین</p>	
<p>آہ دناک سی تیری بحر میں دریا ہون      شوق میں تیری ہی مادہ پروا نہ ہون      کچھ رقیبوں کے طرح سی نہیں دم باز ہون      توھی ہر از میر اور تیرا ہر از ہون</p>	<p>غیر مجکو نہ سمجھو عاشق جان باز ہون میں      گلشن دہر میں نہیں بسا دہم ای کلفام      سیم اور زر کے سوا جان فدا ہی تجھ پر      بات ظاہر میں کے کیا تو پر پوشیدہ</p>
<p>ہو کین چاہی تیری سی معین گو بنے قدر      ازیر ہون مجھوی تو ہو تجکو کہ طراز ہون میں</p>	
<p>ہزار دن پچ گہای اوس گہری سمنی دلویا      تو چکی دایح اوس دم مثل گل دلی گلستا      لگایا بگہری سر مر کو اسی شوق میں      شوق فی الفور پیولا اوس گہری شام غریبا      رازخ دیکھہ زور برد لا حقیقت میں تلو      گلی بس شوق سی اک اک سی ان تک سنا</p>	<p>ہی جب بچ بچ اوس ہر ذی لب پچان      چنا جسوقت پیشا پہ اوس طراز نہ ات      یکا یک گیا اوس وقت از اقل ای یار      چاہا ایسی پران اس غارت گردل نی      جو آئہ کو شفا فی کاہا دعوی حیران      ہوا خلوت میں دل اوس شمع سے کو آئنا</p>

طلب ہو گیا سمی معین الہدین بک جیسی  
طبخ طوسی کہا گیا خوب ڈالو سرگرمیاہن

<p>پاس کتا انہیں وہ کلبہ دن تو کیا کرو وصل ہوتا ہی نہیں اوسسی کردوستو مجھ کی کتابی نہ وہ بت الیعی بکتی پستی ہے ودری چشم سے یہ سال زلف چنان کین دیتا ہی ہر وقت بیج جیف ہوتی نہیں کہ آہ اوسپر کارگر</p>	<p>کرزدون داغ جگر رشک چمن تو کیا کرو لون نہر پر پھر کہ بیج وچمن تو کیا کرو ہو نجاؤں شیخ سی من برہمن تو کیا کرو چشم آہر کا نھون نظارہ ن تو کیا کرو رشتہ جان کو نکلون پرشکن تو کیا کرو ادون جلا مجھ پر پونا پناہ تن تو کیا کرو</p>
---	--

بوزین آتی دفا کے مطلقا اوس میں معین  
گر یہی وہ بیوفا غنیمت دہن تو کیا کرو

<p>مجھ کو مشوہ کسی پردہ نشین نے اندون کبک سا کہا تا ہون جو دشت میں رہا بے نظاری کے کیا ہی آہ واجب طرح خود خود جیراں جو ہون ایندہ دلین بیز اوسکی بوسہ کو تہتی من کہی ہر</p>	<p>شہید تہے حد کیا ہی ناز میں نے اندون کیا کیا ہی عمر میری میں نے اندون قتل میرا اوسکی چشم سرگین نے اندون میر لیا ہی دیکر شہید اول میں نے اندون غیر کا چور زانی لہنا گو معین نے اندون</p>
--	---



تو وصل سی میری ایجان ضرر بود توین جانون  
اکرم شام سی تا شب بغل مین میر آجا و  
کیدی سی میر اجا تمبارا کهر بوگر د لبر  
بتهناری سیر صعبت بر جو اکرم نهر کیسی ط

جدای سی ذرا بی نغم کر بود توین جانون  
جان مین رود محشر تک سحر بود توین جانون  
رتیبونکا کبهی اوسجا گذر بود توین جانون  
مخاطب دل تمبارا عمر بهر بود توین جانون

معین الدین کو عارض کا اپنی دو اگر بوسه  
نه مصدر مہ سی افزون جلوہ گر ہو دی توین جانون

گلی مین اوس سچرک ہم کبهی جو جاہ پیکر  
غرض بکو کچھ اوس گل سی ہی لیکن نہ تک ہم  
نہ وصل و بچری حاصل نہ حاصل غم نہ ساد  
نہ سکا کون راہ عشق مین کھلی ہی نہ آہ

تو بہر اختیار دہشت سی نہ دان بر سلا  
بسان خار انگنومین رقبوی کھنکھی مین  
ہاری دامن د لکو پڑ کر کے خشکی مین  
جو خود در کر جاب عشق بر لطم کھنکھی مین

معین اس طرح سی نصیف کھی ایہ غران  
کہ ڈگروال جیسی لوگ چٹنی مین چٹکی مین

میری کنار میز پر وینت پر کھنن  
ساتی جاوی جلو شراب دصال وہ  
راضی ہون جبکہ عاشق و معشوق عقید

شاخ امید آہ اسی سی ہری نہیں  
جسین کہ نہ سحر کا بود ذری نہیں  
کچھ چاہی ہی اوسین برات بر نہیں

بوسه گیری سی روشنی بر آسکی ز غم زدن | خوشبید و دامن بی و با بوسه گرفتن

آن | لکس نارین سی ای معین رفتارین کبھی | کر سکتی ہی بلہری کلبک در سے نہیں

وہی کو فدا ہر جان من صنم ہی میں ان کا کیا | دل سے میرا شو قین ہی کبھی عرا پنا  
م جہی اور شہزادہ کی بی بی تیری جھلک سے | و لیف کہ بھول جاؤ گے تیری پاؤں کی کبھی  
م جہی کو کہی فستہ جگر کے مرے یہی ہر گوز | تیری دل کھنڈتین یاد لگی جاوے گی جیسا  
م جہی میں ہر روز دیکھتا ہوں تجھے یہی ہر روز | سنو باغ جہان میں یہ اور غصت کے پوتے لکھا لیا  
م جہی اور شہزادہ کی بی بی تیری جھلک سے | دل سے میرا شو قین ہی کبھی عرا پنا

یہ ہی غم کی تیغ کا زخم باجسی اہم و بخیر سی ہونہ شفا | معین سوزن درشتہ کا ذکر ہی کیا کبھی میں پوچھو کیا ہے

زاق ایسی دولت تن من | ادب ہی برابر شد سابدق  
نہیں دیکھ کسی دلیر میں | مزاجی کہ رو سکی بلک پن میں  
شہزادہ ایسی پیری میدان تک | ادب ہی گاد و وہی تار کفن میں  
سنی قدر اگر میری جوتنگا | بہالت سی شہزادی میں تران

سنون میں پاصحیہ کو او ظاہر | محبت ہونڈی کو ہی جو پیر میں

<p>نرسنده جگه پیش رخ یار برق بو  ستا چون اوسنی چه برافشا چنانی  آبادی جوده برین نچوژون اگر چه دهم  دیگی کهن جو کیشین دوسن نذوخی مانگ</p>	<p>کیونکر چه دقن مین دل بر طرف بو  توبه بر اریک دامنجر کیون نذوق بو  عیردگی مجه پ عریب سی یه تابه شرق بو  یشک برار جانی قران فرق بو</p>
--	---

<p>لال</p>	<p>خان نودا دسی کسی طرح ای معین</p>	<p>ب</p>
<p>جس شخص کشتن که تیر اقصا طرف بو</p>		

<p>شخن بر مجسی ای عشوه بو که دین سی دین سر کاتو  کله زده غیر نوزشت خکجا مجسی تهلوان مرچا  سوداسی یازیب کدم دم گرمی شردی کونیم  کرونگازار دکا و صفلی بی جا کهنی کس  تبه پابضف سراپا کل کینا کاپ سهالی چل  دوین آه پرتای جلوه دسیم درر کتسای شنگ  میری اگ غصه که آهیزه بر کافه لطف کا  بوی ریخ چرتو بنو سبک نردخل مین  معین نغز عشق حوط عیال یون کون</p>	<p>زبان پر لاور زبان پر لاور زبان پر لاور  بیان فراتو بیان فراتو بیان فراتو  بیان بر پاتو بیان بر پاتو بیان بر پاتو  کمان گرساتو کمان گرساتو کمان گرساتو  جوان پر پاتو جوان پر پاتو جوان پر پاتو  جهان پر پاتو جهان پر پاتو جهان پر پاتو  روان پر پاتو روان پر پاتو روان پر پاتو  کمان گرساتو کمان گرساتو کمان گرساتو  نهان گرساتو نهان گرساتو نهان گرساتو</p>
--	--

<p>کیا تسلیم مہنی اپنے سر ہوج کر کے جانان کو          رخ نور سی او کی ہی خجالت روز <sup>شعلہ</sup>          لب و زبان معازہ فی کیا بقدر شدہ          قد و رخسار و کامل دیکھ غیرت سی عین با          اوٹھائیں مسخیاں حیران کے دیکھ برف <sup>دل</sup>          نکالا اہ بوسی سی کہی ظاہر باطن میں</p>	<p>نزد کو ہوش کو طاقت کو اور ایسا میں مانگو          تم کو شمع کو شعلہ کو اور خورشید تابان کو          شفق کو برف کو اونچم کو اور رعل خشن کو          گلو کو سر کو <sup>گل</sup> شاد کو بفر بستستان کو          کر شمع کو ادا کو انار کو اور چشم خان کو          تمنا کو ہمس کو حوصلہ کو اور ارمان کو</p>
---	---

معین خوش گون ہو عاشق میں مہنی تہیہ دیکھا  
 ستم کو رنج کو شعلے کو اور حرمان کو

<p>سب کیا ہی کہ تم ہسی جو انکھن کی <sup>پہ</sup>          رقیبوں سی تو ہم اغوش رتی <sup>گے</sup> اور          دیا مہنی تو دل تلو سمجھ کر باد خا اور تم          تمہاری دھل کے خاطر خوش <sup>تک</sup> کے لیکے</p>	<p>کہ ہم تلو بکھین نہیں برگز تم آیتے ہو          اور بکو آہ سولے پر جو اسکے چہر آیتے ہو          غضب سے یہ کہ صورت ہی نہیں ہو کہہ تلو          بہاری آبر و ناحق میں کیوں اب تم گشتائی کو</p>
--	--

معین الہیں سی عاشق سی ہر دم بے دعا ہو  
 نظر سی ہر لیکے آپ کو کیوں تم گراتے ہو

دیکھنا ہی جیسی وہ شوخ پری <sup>رود</sup>  
 ششدر و حیران ہی اور تیکہ برآو آیتہ

<p>اجلی دن اوس پری نور دیا          پر کہیں دکھنا ہی زلف چشم و لبت          اوس کف ایسی ہوتا سستی رو          اوسکی انعام مصفا کو جو چھوٹے          کیون نہو دی رشک سی خمر چوٹ</p>	<p>پہل ہی مشاطہ میرا ہمد دل حیرت زدہ          صاف درو شن کر پرتھائی و پیرہ          اوسکی خوبی اور صفا آپ میں پائین          لکہ بالیدہ بوجا دینے والسی نکل          لریکے پس دی پھلو جو دیکھی صاف</p>
--	--

ای مریں الین دیکسکالاب دیار  
 کف ریانی یون جویر آسی بر سو ایہ

<p>قہر کیون کرنا صعبہ پو لای          بو قانگنسی ہی ای سب          یہ کہیدیب سی تیری جا          کب تیری اس سب کو ای</p>	<p>جیکو تیری ایسی ہائی سب          تو رہا بند غم سی بوجا دن          صاف ایں کری کہ طفلی کے          پیا ہی بطرح یکے بو خوب کر</p>
--	--

چور گو یہ خزینہ رخ کا  
 سے نظارہ معین کاتسای سب

<p>روشن فلک میں شان سے شمس قمر کے          اور رات دن ہویدادین ہر بر کے</p>	<p>جسک ہی حق نے ارض و سما شہر کے          تری ہی اوسہین زیب کو اس جلوہ گر کے</p>
---	--

قدرت تن پر زمین پر عیان بجز بر کئے  
 دوش و طیور و سحر سے تا مور اور بلخ  
 اب لکھا ہی ہتی تھی پہی زبان یہہ  
 فضل ہے رب شہ سے ان کی شرت  
 لکھہ اب تم تو وصف محمد کو شوشی  
 سچھی سبھی شرت کے پیدا ہو دین  
 پیدا بہت خدا پیغمبر کئے پر آپ  
 محبوب تھے ایسی کر لبت جیلنے  
 معراج جب گہری ہوا اوس دم جا سی  
 راضی رضا پالی تھی بو کر کے خوش  
 جو آپ کے نواسی تھی وہ نون حسن  
 بسوقت کافر نسی ہوئی زہم دین  
 تھی حجت آپ کا شریعت میں اس قدر  
 کفار سی ہوا جو کسی جا مقابلہ  
 وہ نقد مغزہ مسی کئے بد آپ نے

ظاہر ہی اب سنی بعد یہہ شام و سحر کئے  
 پیدا پری وحین و ملک اور بشہ کے  
 تمام تب اسکی گرد یہہ کوہ و شجر کئے  
 لیکن پیغمبر اونسی من والا کھہر کئے  
 سامان اوکئی نوایکے ہن پر شرت کئے  
 کسرا کے قمر پہی تو زیر زہر کئے  
 ساری پیغمبر نسی جلیس القدر کئے  
 روح الامین تھی جنکی نے نامہ بر کئے  
 روشن بہشت و کوشا کے دیوار کئے  
 پہی خدا کے راہ میں نور بفر کئے  
 پہر نذر حق وہ دو نوز یہی طحہ نذر کئے  
 فی النار و السموم کے بیداد گر کئے  
 جو امر حسب شرع تھی وہ بے خلاف کئے  
 ہوش و حواس کافر کنی منتشر کئے  
 جو شخص کو چشم تھی اہل نظر کئے

ایمان لانی فرقہ کفار کے سید ہے  
 صوم و صلوة جسی کوئی آگاہ تہا نہیں  
 واجب تھے جو کام کے جد و جید سی  
 کتو نگا اپنی سوجہ سی کفر و کین  
 برگزانا اور کیا او کو مومنین  
 ایمان جبکہ اچکے کفار آہین  
 عید الضحیٰ کے روز رسالت پناہ یے  
 اسطر حکمی سخی تہیکہ بے انتہا عطا  
 درگاہ حق میں ہو گئے فوراً و عاقبت  
 حضرت سی ایک مربع فی ریکابا سوال  
 کے عوض گر کسی نیک ہو جائیں رنگ صوم  
 لایانہ آہ آپ پہ ایمان ابولہب

یہ بے ثر و زنت تھی  
 اس سی اور عدیت ہی سکے و سنے  
 پورا رز خلاف سی سو سو عدد کے  
 شمشیر سی ہی کتے ہی کفار ہر کے  
 ہر چند کا زون نہ بہت شو شہ  
 ریشن جہاں دین کے پر گھر گھر کے  
 راہ ضامن سیکر و ن فرار ہر  
 مفلس کو اور پادہ کو مال ہر  
 جدم دعا کو اپنے وال شکر کے  
 قائم و عاسی اوسکی دین ہاں پر  
 تو معجزہ سی موم ہزار دن حجر کے  
 دنیا و دین اوسنی ہر ہر تہیکہ

یہ روزہ گی سی آپیشہ تا مرگ ہی مجھین

انجام کام دین بنے ہی عسر بھر کے

دن جان سی بھلا صدقہ گرو تو موم

قدالیں کوئی جان میں اگر ہو تہیکہ تو موم

کبھی میرا نکالی کوئی باز محبت سے	قورشان دل و جان موجود گر تھے تو ہم نے
نہو تاکوئی ای دلبر تیری اس درد خون پر	تصدق یوں کبھی دلسی گر تھے تو ہم نے
غضب سے شاد ہوں تجھ سے برودم	وصال بزم میں یرن خوش اگر ہو تو ہم نے

معین ہونو زسی جب غزلگایا اوس شکر لب سے	
ہمیں یہ رشک لیا جام گر ہو تیتہ تو ہم ہو تیتہ	

جسک برق وہ پر رخ سی او تہا لیتی ہے	ہو نخل شمع وہین سر کو جہکالتی ہے
قتل ہو جاتے ہیں عشق پکار اوس دم	جس گہری چشم میں سر مردہ نکالتی ہے
دلین ہوتا ہی بہت ابر سیر سندرہ	لب پر میکی دہری جبکہ جالتی ہے
خون غمخوار کا چڑتہای اوسیدم پر	سرخ جوڑی پہ جو وہ پان چالنی ہے

اے	کرتا ہی اوسی جو عاشق کوئی بوسہ کا سوا
	ای معین ہو وہ خفا منہ کو چھپاتی ہے

جسی ای شمع شبستان آہ تو گل ہو گئے	بزم عشرت پر باکسہ نزل ہو گئے
جو رفت سی تیری و القباغ وہین	اپنی خاطر پر کران بس نہمت گل ہو گئے
روشنی تیری سی روشن تھے بھی دیکھنے	تو ہوئی کیا گل کہ تار کیسی بالکل ہو گئے
کل کیا جب تکو مہر تو میری جا وہین	ککش خبت کو رہی شل میں ہو گئے



<p>پڑھائی نہ ہو گئے</p>	<p>نشر پکھڑا ہوتا</p>	
<p>دیکھو در رخ شمال ماہی ابر گرد ماہ یا عاشق کا دو داہی سبستان رو برو جسکی لبان گاہ چاہ میں لیکن گریبان گہ تیری چاہ و بس ہی مہر سی نکلتی میری پردہ واہ ولوی بوخت میں مثل قدس عراجاہ</p>	<p>کشور خوبے میں ای دلبر تو شاہ شاہ ہی ماہی تباہ سبزہ سنا جو میان بلیا کون تعریف میں سارن ضم ہر مہر چاہا گردن کراہی جیسا کہ مجھ پر رخ تو ظلم و ستم تیری ذراہی اس قدر جو شش و پنج</p>	
	<p>ابو بھاتی سی لگا جان خدا کی واسط ور نہ بیچارہ معین لیا عدم کے راہ</p>	
<p>تو ہر وہ چشم میں ابروہ بی تاجی کرے کمان پرودی جب عالم مرہ کاتیر کھی سسی کی جگہ دانو نہیں ضم تحریر کھی تو رسم عاشقوں سی خون بی تاجی کرے جو صفت ہر گل کے لئے تفسیر کھی</p>	<p>کرجہ قیل عاشق پریت ہے پیر کھی پریت جان با زبان پکارا او سنگھری غصت اس وقت وہا ہی تہ و با کاسی عالم چلا پان مجدم لباس سرخ پر قات معہ میں ابھی تو خدا پادشہ پر</p>	

<p>باز کسی ذوقِ رجا بیگ  سی جدا لاکھوں کے فرق ہو جائے  رہ از غریب رسوا تا بہ شرف ہو جائے  ماہ روئے کے دلوں</p>	<p>بیکہ دندانِ ہنرمند اقتل  جینش ابرو جو ہو گے سین  قتل ہو جائے ہم درتی نہیں لیکن  شکوہ جو برتان ای دل کسی تو</p>
<p>دہ قمر لیونیکے چہا سی لگا ہو تو خبر  در نہ داغ دل معین زرت سے زرق ہو جائے</p>	<p>اٹ</p>
<p>اور ہم نشین  پیدا مرض سید لکتر ذات  کو یا کہ میری حق میں اوسکی  یکے ہر صاف لکھو نوکِ قلم سی لم سید</p>	<p>بر لفظ چشم میرا ہر ہنرمند سی نم سید  لقوہ نہیں ہی یار و بیمار عشق ہو نہیں  منی کے پیری ماوسنی کہا ہی قسم نصبت  گوسا ہر تو سنو لکھتا طیب نادان</p>
<p>اوس رشک گل کے نو بے شکر ہر اک پری  صاف آ معین سے باغ ارم سی ارم</p>	
<p>اس جل حسن کے سی لگے ریشم ہو سینگے  نخل مراد اپنی ہر بارہ نہ ہو سینگے  پردانہ بھی تصدق یوں شمع ہر خونیکے</p>	<p>جگت کہ تجھ پہ عاشق ہم ای قمر نہونیکے  ہو دیگا تجھ سی دلبر فرود کو نفع حاصل  جس طرح سی فراہم ہم تجھ پہ جان دے</p>

کتابی ای ضم نہ

یہ ہے دل ہزار گز خبر نہویں

مرد کے تیر کے کا اب ہی جو

قرین یہ روشن دل غم جو نہوے

والتوا علم سکو اس عشق کے بدولت

کیا کیا تہ نفع ہو گئے کیا کیا خبر نہوے

از

کر رہے ہیں امعین ب

جینا

رس بہین عیب و ہنر نہویں

اوس پر ہے جو دلدارف ہی کالی کالی  
چاہتا ہوں تین جب اس زہرہ جین بویں  
دنگ خون ہی میرا اوس ماہ لقا لب پر  
ہو گیا ہونین فراق اوس کی سی لیا لائز  
جیاں زبا ہوں فدا ہے میں اوس پر یاد  
جو رہا نہی میں اب جی گذر جا دنگا

گو یا ناگن ہی تیری دشمنی کو پالی پالے  
ہو تھا لکھہ ہرا سے تہ کالی کالی کا  
کوئی سمجھی نہ کہے پان  
پہی مقابل تیری کا  
رہے

شہم کو نین میں پیر شہ میں دیکھینا

تم سو کوئی معین کا نہیں جوا

قدر کر کے یا تیری بقدر ہم ہو گئے  
وصل میں اک شہ کے رسوا کا ارشک تم

تو تو بہتر  
تھکو تو خطرہ ہوا اور بے خطر ہم ہو گئے

سگھری بزد گھنٹس میں اپنی کہیا  
یہ تھو کہچہ آبا رنستاں کا تہ

برم ہو گیا  
یہ تھو سی برم ہو گیا

چاہی ہی تو صبر  
یہ نکر ولین کر

دھل میں تھو تو وقت سی لہن ہو جا گیا  
نرنا

برشان ہو جا گیا  
تو یقین جانو ہوا قاتل جان ہو جا گیا  
تو ترے حسن کے تیری ہی لہن ہو جا گیا  
چاک چہا غیز کے شل کتاں ہو جا گیا

تھو دلو چکا ہو دور تھو خوا کے ام پر  
یہ مہر کر گیا مہر بے تو قسمر

جو معین الدین کا تھو سی نو گا دل تو  
تھو گے او سبر گران ہو جا گیا

تھو تھو گیا  
یہ تھو تھو تو دل لہر یا  
تھو چہ ایاز تھو پاس تو  
تھو تھو سی ای ایاز تھو تھو تھو تھو  
حضرت دل آہ پلورین معین الدین

کو دین بستر لیکر دم بدم تھو تھو گیا  
عاشقو کے او سگھری سینہ میں دم تھو تھو گیا  
مخ بسل کے طرح خلوت میں ہم تھو تھو گیا  
مضطرب ہو خاک پر تھو تھو تھو تھو تھو  
برگزیہ تھو تھو تھو تھو تھو تھو تھو تھو

یا اللہ تبارک و تعالیٰ

نہاں رہوں و تکتا کر

اس لئے کہ جو دیوی زالمہ ہے جو میں

اللہ کا ذکر ہے

نیکو یہی ہے

ہو گیا وہ غصہ کہوں نے زائستہ تارگ

و ہونا کسی طرح کا دیو نزع میں شیطان

آٹھی سے ہاری ہے اس لئے کہ

ہو جاویں رہا یہی بھی اس لئے کہ

اور پکت ہوں شاہین ہر ایک دہری

پیش آؤں کسی کے کچھی جو رد تھا ہے

وہ حرف زادی جو ہوا وہ خطا ہے

آئینہ سادل شاہری صدق و صفا ہے

حاجت جو کسی سے یاد ہری شاہ گدا ہے

جو وقت کر دن کو بیچ میں اس دار فنا ہے

کیونکہ کہ بھی دہری بہت زور جرا ہے

بہر آپ کے خدمت میں گزارش ہے معین

سنیلنا شہر دوسرا اسمع رضائے

پر کیا کر دن دلو کہ اسی میں نہیں ہے

پر ٹیلنا جو بڑے کہ در اکثر نہیں ہے

تہ کو بہت گراہ نہیں ہے

ایس تو فلک پر بچو ابدر نہیں ہے

قائل تیری کشتوئیے کہاں قائل

اب رو بہ کاشمیر برتا کچھ قدر نہیں ہے

یہ میں نے بھی لکھا ہی یہ نظم میں پاری

اشکوئی تو چشتوئی گئی ہی بہر جہد

جس طرح کا تو ماہ زین پڑ پری رو

ہر ایک لایت میں ہر ایک میں افسوس

یا فخر نہیں ہے	بھائی تو ہی تھی اسے طراز محکم
	یو جو جو کم زد اون ظالمو کو با
اور کریے راخیر کری سرفہ من بسی پیر خدا خیر کریے قتل کے پیری سے تیر خدا خیر کریے	دل ہر اگر بیکر ہے سو خدا خیر کریے کسین قوی نہ لا چھو کہ او سنی یارو کسی نے تہی شاہد ہی جنگل میں تنکار انہی میں تیغ جو لہا ہی وہ رد ماسل
ای معیارہ جواب میں سویا ہوں بن اوس شوخ کی تہا دوست کیا رنگنی تعمیر خدا نب کریے	
پر روس کے دہنی میں تو انکار کیجے ای دشاہ چمن گل و مار کیجے کر لہی وصال ابو حسن عار کیجے دیک جانگی تو ار کانس وار کیجے	کو جیسی ہم خوشی کا اتر سے مجھے گھر خیر کو اتنی درد ہوئی جوی میری ہاں کجی میری جان ہی لہون ایر مارا کرتا
بھائی	سے یہ معین تو نہ ہی طرح کی ہے اب لہر پو بھی ہے کڑے کیجے

نہیں آتا تا جا کیوں وہ نہ

کیا خبر عشق کی کہ ہر کہ نہ کیسی

میں تو ہرگز لڑی حیف دم اد بکار

پیرانہ کے گرنے ہی ارض خود

یاد رخصت رفتن ملک عدم شہ زایت سے کلمہ دلا

طاقت جس سے کہ بدو رہ ہو کوشش سے ملائی

کسی طرح صد سے پیر نردن خود وہ شکی میجا ہوا

یہی ہی میں وہ ماہ لقا تھا چو خن میں

ان

خی رہی ہو سی جھو نہیں مگر ہمیں بتا ہوں اسے معین

کہ خیال غما میں وہ زہرہ جین بھی سا ہر وصل ہادی

یہہ گھای محبی بچو اجی بت شوخ لالہ عذارے

رخ ضاکو دون میں مثال کیا میں رتہ ہر بن کو نہیں

زلف کہ او کی میں شگرت کا کتا یہ سوسر

یہی خاتہ میں چکر ہو ازادی کیسا گری لاد

کلیا جس میں سوزہ غمزدن پر تو ہر ہی شگرت

بی گاہ جو ہر ہی شگرت میں شگرت ہر شگرت

کہ لڑی ناز کی نظر کی میری جسم لالہ عذارے

یہی وہی تھا گیا گداہہ پتا گے سے گناہ

کہ وہاں زہری ایشہ ہر ہر انگشت کہ شہری

کہ شہ سے وہ لکھی ہر ہر نہیں کسما جھکو وعدے

ہیں کوا کیسی کسک سخن ملی نالغ زرد ہر

ہری وہیں کہ وہ نہیں سزا ہر ہر شہری

ان

یہی وہیں ہر ہر ہی شہری ہر ہر ہر ہر ہر

ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر

ان

ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر

ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر

کونسی اس کا حکل

خداوندی ہوا کی کو

دع کبھی نہیں بے سحر شہ

ای معین کا جو

یعنی جو یہ خوشی ہے

قلم نازینہ کیلے اکہ سورا دکانا چاہیے

بول کر کے سبھی نیرگ سید بھجانا چاہیے

بعد غصے کی کبھی تو سکرانا چاہیے

ساتھ آداس کی پیرت ہی شریف لانا چاہیے

چوڑیکے مار کہ اب تو پلانا چاہیے

بات او کی جان مطلق مانا چاہیے

ای سجادہ میر فرید لانا چاہیے

اپنی شہنشاہی خرد سب سے تہین شکست

جانن ہر تسلی سوئے رباب نیاز

بولت عاشق مسکین کو دور فریض

دصل کاشرت بت کار خدائی واسطہ

فتنہ الگری کریں حسرت ہی کو بر خیز

بے تکلف ہو بجاو معین الدین سے

بے بہت ایمان سنانا چاہیے

تو سنا میریے جان خدائی دیکھیے

نوبت تیریے دلہا سنے دیکھیے

کت فی تیریے رونایے دیکھنیے

یستی ہی دلکی بول بے صاف شہ